Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیرھواں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ روایتی شان سے شروع ہو گیا

"کھیل کا نہ کوئی رنگ ہے نہ مذہب نہ فرقہ یہ خالص زندگی اور مسابقت کا علمبردار ہے"

ٹورنامنٹ کے اِفتتاح کے موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا خطاب

ربوہ ۲۵ صلح (جنوری)۔ تیرھواں چار روزہ آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ اپنی تاریخی روایات اور کھیل کے میدان میں آگے سے آگے بڑھنے کے زبردست جذبات کے ساتھ آج یہاں ربوہ کے باسکٹ بال کورٹس میں شروع ہو گیا۔ اِس ٹورنامنٹ میں ملک کے کونہ کونہ سے آئی ہوئی باسکٹ بال کی ۲۰ بہترین چوٹی کی ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں۔

ٹورنامنٹ کا باضابطہ افتتاح آج صبح دس بجے کے قریب پاکستان ایمیچیور باسکٹ بال فیڈریشن کے سابق صدر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے ٹورنامنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے اپنے مختصر سے خطاب میں کہا کہ کھیل کا نہ کوئی رنگ ہے نہ مذہب ہے اور نہ کوئی فرقہ۔ کھیل زندگی اور خالص زندگی، مسابقت اور خالص مسابقت کا علمبردار ہے اور یہی اس کا طرّۂ امتیاز رہنا چاہیئے۔ محترم میاں صاحب نے کہا کہ جس طرح ہمارے ملک کے حکیم صاحبان کڑوی دوا میٹھی گلقند میں لپیٹ دیتے ہیں اور کڑواہٹ اور مٹھاس کا مزہ ملا دیتے ہیں اسی طرح ہمارے ملک میں بعض اور بہت سے ملکوں کی طرح ہر چیز میں پالیٹیکس داخل کر دی جاتی ہے اور کھیل کی مٹھاس میں اس کڑواہٹ کی ملونی کر دی جاتی ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے ٹورنامنٹ کے شرکاء پر زور دیا کہ وہ ربوہ کے ٹورنامنٹوں کی یہ خصوصیت برقرار رکھیں کہ کبھی بھی کسی قسم کے تعصب کو راہ نہ پانے دیں۔ ربوہ میں ہونے والے کھیلوں کے مقابلوں اور ٹورنامنٹوں کی یہ خصوصیت ہمیشہ قائم رہی ہے کہ کسی ادنیٰ سے ادنیٰ رنگ میں بھی کسی قسم کے تعصب سے کام نہیں لیا گیا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اس موقع پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا شکر ادا کیا کہ اس نے اتنے لمبے عرصہ کے تعطّل کے بعد فضلِ عمر کلب ربوہ کو یہ توفیق دی کہ ٹورنامنٹ کا دوبارہ انعقاد کیا جائے۔ انہوں نے گذشتہ ٹورنامنٹوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جب بھی مَیں اس سے پہلے ہونے والے ٹورنامنٹوں میں شامل ہوا تو ملک بھر سے آئے ہوئے شرکاء کا یہ ردِّ عمل ہوتا تھا کہ ملک بھر میں جتنے باسکٹ بال ٹورنامنٹ ہوتے ہیں ان میں سب سے زیادہ انتظار آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا رہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکیزہ ماحول، خدمت، محبت اور کھلاڑیوں کی مسابقت کی روح،

(باقی صفحہ ۸ پر)

جھلکیاں

- افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا جو کہ سیّد خلیل احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے چار بچوں نے قومی ترانہ خوش الحانی سے پڑھا۔ اِس دوران تمام حاضرین اپنی اپنی نشستوں پر احترام سے کھڑے رہے۔ اِن بچوں کے نام نصیر الدین محمود، ناصر محمود، حامد منصور عاطف اور محمود احمد عاطف ہیں۔
- ٹورنامنٹ کے مہمانِ خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نو بج کر پچاس منٹ پر تشریف لائے۔ اس سے پہلے مائیک پر ان کی آمد کا اعلان کیا گیا۔
- پروگرام شروع ہونے سے پہلے سٹیج سے یہ اعلان کیا گیا کہ حاضرین کرام کھیل کی داد دیتے ہوئے تالیاں بجانے سے پرہیز کریں کیونکہ مردوں کا تالیاں بجانا اسلامی شعار کے منافی ہے۔
- محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے جو مختصر تقریر کی اس میں انہوں نے کہا کہ یہ ٹورنامنٹ دراصل نیک نیتی پر مبنی سازباز کا نتیجہ ہے جو کہ میرے اور اسلم شاد منگلا صاحب کے درمیان ہوئی اور وہ یہ کہ ہم دونوں نے مل کر صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب کو فضلِ عمر کلب کا پریذیڈنٹ بنوا دیا

(باقی صفحہ ۸ پر)

فون ۴۹ ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم الانوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴	۸ ربیع الاوّل ۱۴۰۰ھ ۔ ۲۷ صلح ۱۳۵۹ ہش ۔ ۲۷ جنوری ۱۹۸۰ء	نمبر ۲۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ جنوری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنی حفظ و امان میں رکھے، آپ کو صحت و عافیت والی لمبی عمر عطا کرے اور آپ کے مقاصدِ عالیہ میں اپنے فرشتوں کی مدد عطا کرے اور ہر ہر لحظہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیّدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔

حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا رقم فرماتی ہیں:۔

میرے فرزند عزیز عباس احمد خان کو اب پہلے سے کافی افاقہ ہے ہسپتال سے گھر واپس آنے کی اجازت مل گئی ہے۔ ڈاکٹروں نے مکمل آرام کرنے کے لئے کہا ہے۔ اعصابی دباؤ کی تکلیف ابھی باقی ہے جس کی وجہ سے اندیشہ ہے کہ اٹیک دوبارہ ہو سکتا ہے۔ تمام احبابِ جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اپنی حفاظت میں رکھے اور صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۸ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ
۲۷ صلح ۱۳۵۹ ہش

بقائے ذات اور ارتقاء حیات کا بنیادی اصول

اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ کائنات اور اس کے محکم و ابلغ نظام پر اصولی رنگ میں جس ہمہ گیر انداز سے قرآن مجید میں روشنی ڈالی گئی ہے کسی اور مذہبی کتاب نے نہیں ڈالی۔ پھر اس موضوع پر جو کچھ قرآن مجید میں بیان ہوا ہے بالآخر اس زمانہ میں سائنسدانوں کو اپنے جدید انکشافات کی رو سے اس کی تصدیق ہی کرتے بنی ہے۔ ایک بنیادی امر جس کا اس ضمن میں قرآن مجید نے بطور خاص ذکر کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس کائنات کی کوئی چیز بھی جامد و ساکت نہیں ہے بلکہ ہر چیز متحرک ہے اور اپنے اپنے دائرہ استعداد میں گردش کر رہی ہے اور یہ گردش ہی اس کے قیام و بقا کی ذمہ دار ہے۔ جو چیز بھی اس گردش سے آزاد ہو کر جمود اختیار کرنے اور قرار پکڑنے کی طرف مائل ہوتی ہے وہ شہاب ثاقب کی طرح فضا میں تحلیل ہو کر اپنی ہستی گنوا بیٹھتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس مسلسل حرکت اور گردش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ○ (الانبیاء آیت ۳۴)

ترجمہ:۔ اور وہی ہے جس نے رات اور دن کو اور سورج اور چاند کو پیدا کیا ہے۔ یہ سب (آسمانی سیارے) اپنے اپنے محور میں بے روک چل رہے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے جس چیز کے لئے بھی جو دائرہ استعداد مقرر کیا ہے وہ اس سے تجاوز نہیں کر سکتی اور جس کا دائرہ استعداد اس کے دائرہ استعداد سے بڑا ہے اس سے وہ سبقت نہیں لے جا سکتی ہر ایک کی بقا اور ترقی کا انحصار اپنے دائرہ استعداد کے اندر مسلسل حرکت اور گردش کرنے پر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ تخلیق کائنات اور اس میں جاری و ساری نظام کی دوسری بنیادی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ○ (یٰس آیت ۴۱)

ترجمہ:۔ نہ تو سورج کو طاقت ہے کہ وہ اپنے سال کے دورہ میں کسی وقت چاند کے قریب جا پہنچے (کیونکہ اگر ایسا ہو تو سارا نظام شمسی تباہ ہو جائے) اور نہ رات (یعنی چاند) کو طاقت ہے کہ وہ مسابقت کرتے ہوئے دن (یعنی سورج) کو پکڑ لے بلکہ یہ سب کے سب ایک مقررہ راستہ پر نہایت سہولت سے چلتے چلے جاتے ہیں۔

قرآن مجید کا ایک اسلوب یہ بھی ہے کہ وہ تخلیق کائنات اور اس میں پائی جانے والی چیزوں اور ان کی استعدادوں اور فوائد سے استدلال کر کے اشرف المخلوقات انسان کی تخلیق، اس کی پیدائش کے مقصد، روحانی استعدادوں اور ان کے ارتقاء کی ضرورت و اہمیت کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کائنات کی ہر شئے کے متحرک ہونے اور اپنے اپنے دائرہ استعداد میں گردش کرنے کا ذکر کر کے مومنوں کو یہ امر ذہن نشین کر دیا ہے کہ ان کے لئے صداقت کو قبول کرنے اور اس پر ایمان لانے کے بعد ہمیشہ جاری رہنے والی ایک ارتقائی حرکت کے ذریعہ ایمان میں ترقی کرنا ضروری ہے کیونکہ اگر ایمان میں ترقی اور اضافہ نہ ہو اور وہ ایک ہی حالت پر ٹکا رہے تو پھر اس کا تنزل کی طرف مائل ہونا اور شہاب ثاقب کی طرح اپنے مقررہ راستہ سے ہٹ کر معدوم ہونا ناگزیر ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہر مومن کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ اپنے ایمان کو ہر دم متحرک رکھے اور اپنے دائرہ استعداد کے اندر رہتے ہوئے اسے ترقی دیتا اور اس میں اضافہ کرتا چلا جائے۔ خدا تعالیٰ مومنوں کو بشارتیں اسی لئے دیتا ہے اور تائید و نصرت کی شکل میں نئے نئے نشانات اسی لئے ظاہر کرتا ہے تاکہ مومنوں کے ایمان میں جمود کی کیفیت رونما نہ ہونے پائے بلکہ ان کا ایمان مسلسل بڑھتا رہے۔ اگر ایمان میں اضافہ نہ ہو تو پھر انسان میں پہلے نفاق راہ پاتا ہے اور پھر وہ کفر کی طرف بہہ جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نشانوں کے ظہور کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ ۗ (الفتح آیت ۵)

ترجمہ:۔ وہ (خدا) ہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں سکینت اتاری تاکہ جو ایمان ان کو پہلے نصیب تھا اس کے ساتھ اور ایمان بھی ان کو حاصل ہو جائے۔

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کی ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ ان کا ایمان بڑھتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ○ (الانفال آیت ۳)

ترجمہ:۔ مومن تو صرف وہی ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ ان کے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

چونکہ مسلسل حرکت کے نتیجہ میں ایمان کا بڑھنا اور اس میں اضافہ ہونا ضروری ہوتا ہے اس لئے حقیقی مومنوں کا ایمان بشارتوں کے پورا ہونے اور افضال خداوندی کا مورد بننے پر ہی نہیں بڑھتا بلکہ خدائی منشاء کے مطابق وارد ہونے والے ابتلاء بھی ان کے ایمان کو بڑھانے کا موجب بنتے ہیں۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مورد بننے پر ایمانوں میں ترقی اور اضافہ کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ مومنوں کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ إِيمَانًا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ○ (التوبہ آیت ۱۲۴)

ترجمہ:۔ اور جب کبھی کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو ان میں سے بعض (منافق) کہتے ہیں کہ اس (سورۃ) نے تم میں سے کس کا ایمان بڑھایا ہے؟ سو (یاد رکھو) جو لوگ مومن ہیں ان کے ایمان کو اس سورۃ نے بڑھایا ہے اور وہ خوشی حاصل کر رہے ہیں۔

اور جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے وارد ہونے والے ابتلاء بھی مومنوں کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب بنتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس کا بھی متعدد جگہ ذکر کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

(۱) الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ (آل عمران آیت ۱۷۴)

ترجمہ:۔ (یہ حقیقی مومن) وہ ہیں جنہیں لوگوں نے کہا تھا کہ لوگوں نے تمہارے خلاف لشکر جمع کیا ہے اس لئے تم ان سے ڈرو تو اس بات نے ان کے ایمان کو اور بھی بڑھا دیا اور انہوں نے کہا ہمارے لئے اللہ (کی ذات ہی) کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے۔

(۲) وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَٰذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۚ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا ○ (الاحزاب آیت ۲۳)

ترجمہ:۔ چنانچہ (دیکھو) جب حقیقی مومنوں نے حملہ آور لشکروں کو دیکھا تو کہا یہ تو وہی (لشکر) ہیں جن کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے بالکل سچ کہا تھا۔ اور ان کو اس واقعہ نے ایمان اور اطاعت میں بڑھایا (کم نہیں کیا)۔

الغرض یہ ایک حقیقت ہے کہ جس طرح کائنات کی ہر چیز متحرک ہے اور اپنے دائرہ استعداد میں اس طرح گردش کر رہی ہے کہ اس میں مسلسل ارتقائی عمل جاری ہے اسی طرح ہر مومن کا اپنے دائرہ استعداد کے اندر رہ کر ہر لمحہ اور ہر آن ایمان میں ترقی کرنا اور اس میں مسلسل اضافہ ہونا از بس ضروری ہے۔ اس ارتقائی عمل کا رکنا ایمان کا ضائع ہونا ہے۔ اسی لئے حقیقی مومنوں کا ایمان فضلوں کی بارش میں اور ابتلاؤں کی یورش میں ہر صورت اور ہر حال میں بڑھتا رہتا ہے۔ اس میں رکاوٹ اور ٹھہراؤ کا سوال ہی (باقی ص پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کائنات کا مرکز خدا ہے

سائنسدان اسلامی توحید کی ڈیوڑھی کے قریب پہنچ گئے

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

حقائق الاشیاء کا حقیقی عرفان حاصل کرنے کے لئے قرآن عظیم کی یہ مختصر مگر محیر العقول آیت کافی ہے۔

وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی

(نجم ۴۳)

یعنی ہر ایک چیز کا انتہا اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہی جاکر ہوتا ہے۔

اس قرآنی فلسفہ کی (جس کی تائید پر جدید تحقیقات ہوتی چلی آرہی ہے) حضرت بانی احمدیت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں تشریح یہ ہے کہ

"نظر تعمق سے معلوم ہوگا کہ یہ تمام موجودات علل و معلول کے سلسلہ سے مربوط ہے اور اسی وجہ سے دنیا میں طرح طرح کے علوم پیدا ہو گئے ہیں۔ کیونکہ کوئی حصہ مخلوقات کا نظام سے باہر نہیں۔ بعض بعض کے لئے بطور اصول کے اور بعض بطور فروع کے ہیں اور یہ تو ظاہر ہے کہ علت یا تو خود اپنی ذات سے قائم ہوگی۔ یا اس کا وجود کسی دوسری علت کے وجود پر منحصر ہوگا اور پھر یہ علت کسی اور علت پر، وعلیٰ ھذا القیاس۔ اور یہ تو جائز نہیں کہ اس محدود دنیا میں علل و معلول کا سلسلہ کہیں جاکر ختم نہ ہو اور غیر متناہی ہو تو بالضرورت ماننا پڑے گا کہ یہ سلسلہ ضرور کسی آخیر علت پر جاکر ختم ہو جاتا ہے پس جس پر اس تمام کی انتہا ہے وہی خدا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص۵۵)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر ایک اور زاویہ نگاہ سے کی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"جس قدر انسان کی درجہ بدرجہ ترقی پر غور کرتے جائیں۔ اس کے اسباب باریک سے باریک تر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور آخر ایک جگہ جاکر تمام دنیاوی علوم کہہ دیتے ہیں۔ کہ یہاں اب ہمارا دخل نہیں اور ہم نہیں جانتے کہ یہ کیوں ہوگیا اور یہ وہی مقام ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ کام کر رہا ہوتا ہے۔ اور سائنسدان کو آخر ماننا پڑتا ہے کہ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی۔ یعنی ہر ایک چیز کی انتہاء آخر ایک ہستی پر ہوتی ہے۔ کہ جس کو وہ اپنی عقل کے دائرہ میں نہیں لاسکتے اور وہی خدا ہے۔"

(دلائل ہستی باریتعالیٰ)

ایک لمبے عرصہ تک سائنسدان ذات باری کا انکار کرتے رہے مشہور انگریز سائنسدان ہکسلے جولین (HAXLEY JULLIAN) جو سالہا سال تک پہلے کنگز کالج لنڈن میں اور پھر رائل انسٹی ٹیوشن میں علم الحیات (PHYSIOLOGY) کے پروفیسر رہے کا بیان ہے کہ سائنسدان کو کسی مافوق البشر قادر مطلق ہستی کا علم نہیں ہوسکتا۔ مگر اب یہ صورت حال تیزی سے بدل رہی ہے چنانچہ کچھ عرصہ ہوا کہ لیسے موریسن نے خدا کی ہستی پر ایک فاضلانہ مقالہ لکھا جس میں واضح لفظوں میں تسلیم کیا کہ

"ہم ابھی سائنس کی ترقی کے ابتدائی دور میں سے گزر رہے ہیں۔ جوں جوں ہمارے علم میں اضافہ ہوتا جارہا ہے یہ بات واضح ہوتی جارہی ہے کہ کائنات کا کوئی خالق ایسا ضرور ہے جس کی دانائی اور حکمت شک و شبہ سے بالا ہے۔ ڈارون کے وقت سے اب تک ایک صدی ہونے کو آئی اور اس دوران میں ہم نے حیرت انگیز دریافتیں کر ڈالیں۔ لیکن علم نے ہمارے سینوں میں جو ایمان اور انکسار پیدا کردیا ہے اسے سامنے رکھتے ہوئے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ ہم خدا سے دور جانے کی بجائے خدا کے وجود کو تسلیم کرنے اور اس پر ایمان لانے کے قریب آرہے ہیں۔"

(ترجمہ از ماہنامہ "اسرار حکمت" لاہور اگست ۱۹۵۳ء)

اس علمی انقلاب کا آغاز اس نظریہ کے غلط ثابت ہونے کے بعد شروع ہوا ہے کہ مادہ محض ذرات کا ایک جامد مجموعہ ہے سائنس نے بے شمار تجربات سے ثابت کر دکھایا ہے کہ جوہر یا ذرہ (ATOM) اصل میں الیکٹرونز (ELECTRONS) اور پروٹونز (PROTONS) اور مرکز یا نیوکلس پر مشتمل ہے۔ اور یہ کہ ایٹم کا نظام اور شمسی نظام عالم مادیت میں دو متوازی نظام ہیں ایک حد درجہ چھوٹے دائرے میں اور دوسرا بے انداز وسیع و عریض خلا میں اور یہ دونوں نظام شدید طور پر باہم مماثل و متشابہ ہیں۔

اس صدی کے عظیم مسلمان سائنسدان اور فزکس میں نوبل پرائز کا عالمی اعزاز پانے والے پروفیسر چوہدری عبدالسلام صاحب کے اس انکشاف نے کہ کائنات میں کارفرما قوتوں کی ایک مشترکہ بنیاد موجود ہے جہاں خدا کی وحدانیت کے اسلامی عقیدہ پر دل چڑھا دیا ہے وہاں یورپ امریکہ بلکہ روس اور چین جیسے لامذہب ممالک کے سائنسدانوں کو بھی گویا توحید خالص کی ڈیوڑھی کے قریب پہنچا دیا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اہل یورپ و امریکہ کی نسبت یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ

"میں امید کرتا ہوں کہ کچھ تھوڑے زمانہ کے بعد عنایت الٰہی ان میں سے بہتوں کو اپنے ایک خاص ہاتھ سے دھکا دے کر سچی اور کامل توحید کے اس دارالامان میں داخل کردے گی۔ جس کے ساتھ کامل محبت اور کامل خوف اور کامل معرفت عطا کی جاتی ہے۔ یہ امید میری محض خیالی نہیں ہے بلکہ خدا کی پاک وحی سے یہ بشارت مجھے ملی ہے۔"

(لیکچر لاہور ص۳۵)

کامل توحید کا اسلامی نظریہ کیا ہے۔ قرآن مجید کس منفرد ہستی کو سب موجودات کا مرکز قرار دیتا ہے۔ اور تمام قوتوں اور طاقتوں کے اس منبع اور سرچشمہ کی شان احدیت کس طرح عرش سے لے کر فرش تک جلوہ گر ہے؟

ان اہم سوالات کے جوابات حضرت مصلح موعودؓ کے قلم سے پیش کرتا ہوں حضور اپنی شہرہ آفاق کتاب دیباچہ تفسیر القرآن اردو "میں روحانی دنیا کا نقشہ" کے زیر عنوان رقم فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ مادی دنیا ہمیں ایک خاص نظام کے ماتحت چلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ ہم جس زمین پر رہتے ہیں وہ ایک نظام شمسی کے تابع ہے۔ ایک سورج اپنے ماتحت کچھ ستارے رکھتا ہے اور وہ ستارے اس سورج کے گرد گھومتے ہیں۔ اور سورج آگے ایک غیر معلوم منزل کی طرف جا رہا ہے جس کی نسبت آج کل کے حساب دان کہتے ہیں کہ وہ ایک بڑا مرکز ہے جو تمام نظام ہائے شمسی کو ایک بڑے نظام کے ماتحت جکڑ رہا ہے۔ ابھی تفصیلات ٹھیک ہوں یا نہ ہوں۔ بہرحال یہ تو ظاہر ہے کہ یہ ساری دنیا کسی ایک نظام کے ماتحت ہے ورنہ یہ اس طرح قائم نہیں رہ سکتی تھی۔ پھر اس ظاہری نظام کے ساتھ کچھ قوانین قدرت ہیں جن کے مطابق مادہ دنیا میں کام کر رہا ہے اور مختلف قسم کے تغیرات میں سے گزرتے ہوئے مادی دنیا کو انواع و اقسام کی اشیاء سے بھر رہا ہے۔ جن اشیاء کے استعمال سے ہی اس دنیا کی ترقی اور اس کی کامیابی کا راز وابستہ ہے۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسا ہی ایک روحانی نظام بھی ہے۔ اور جس طرح اس مادی عالم کے تمام نظام ہائے شمسی کا ایک مرکز فرض کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اسی طرح روحانی دنیا کا بھی درحقیقت ایک مرکز محیط ہے۔ یعنی کوئی ایسی چیز نہیں جو اس مرکز کے تصرف اور اس کے اختیار اور اسکے قبضہ سے باہر ہو۔ وہ ہستی آپ ہی آپ موجود ہے کوئی اُس کا پیدا کرنے والا نہیں وہ اپنے کاموں میں کسی اور کا محتاج نہیں۔ نہ اس کا کوئی باپ ہے نہ اس کا کوئی بیٹا ہے نہ اس کی طاقتوں میں کوئی اور شریک ہے چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ (پ ۳۰ سورۂ اخلاص)

اے محمد رسول اللہ! تو دنیا کو سنا دے کہ حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی تمام طاقتوں میں منفرد ہے۔ گو دوسری چیزوں کی صفات اور اس کی بعض صفات میں ظاہری تشابہ نظر آتا ہے۔ لیکن وہ تشابہ صرف لفظی اور ظاہری ہے۔ حقیقتاً خدا کے ساتھ کسی چیز کو مشابہت نہیں۔ مثلاً ظاہر میں خدا تعالیٰ بھی موجود ہے۔ اور انسان بھی موجود ہے مگر انسان اور حیوان اور دوسری چیزوں کا وجود باوجود اس کے کہ لفظاً خدا تعالیٰ کے وجود سے اشتراک رکھتا ہے۔ حقیقتاً دونوں ایک چیز نہیں۔ خدا تعالیٰ کے متعلق جب ہم کہتے ہیں کہ وہ موجود ہے تو اس کے معنی یہ ہوا کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی ذات میں کامل وجود ہے۔ اور جب ہم انسان یا حیوان یا دوسری چیزوں کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ موجود ہیں تو ہمارا مطلب صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ جب تک وہ اسباب اور علتیں موجود ہیں جن کے تغیرات کے نتیجہ میں یہ انسان یا حیوان یا دوسری اشیاء پیدا ہوئی ہیں۔ اس وقت تک اس انسان یا حیوان یا موجودات کا وجود قائم رہے گا۔ اگر وہ اسباب اور وہ علتیں پیچھے سے ہٹالی جائیں تو اس کا وجود بھی فنا ہو جائے۔ یا وہ اسباب علل جتنے جتنے ہٹا لئے جائیں گے اتنا اتنا ہی وہ فنا ہوتا چلا جائے گا۔ مثلاً ایک زندہ انسان کی زندگی کا موجب اس کی روح کا جسم سے تعلق ہے۔ انسان کا زندہ ہونا ایک عارضی تعلق کی وجہ سے ہے۔ جب وہ عارضی تعلق قطع ہو جاتا ہے تو انسان رہتا تو ہے مگر زندہ نہیں رہتا۔ انسانی جسم موجود تو ہوتا ہے مگر انسانی جسم نام ہے چند عارضی اسباب کی وجہ سے چند ذرات کے ایک خاص شکل میں جمع ہو جانے کا۔ ان ذرات کو جب الگ کر دیا جائے۔ تو انسانی جسم باقی نہیں رہتا۔ جب انسان مر جاتا ہے اور اس کو مٹی میں دفن کرتے ہیں تو مٹی کی رطوبت اور دوسرے کیمیاوی اثرات اس کے جسم کو خاک بنا کر رکھ دیتے ہیں۔ وہ ذرے جن سے انسانی جسم بنا تھا وہ تو اب بھی موجود ہوتے ہیں مگر علت کے بدل جانے کی وجہ سے انسانی جسم موجود نہیں رہتا۔ جب اسی انسانی جسم کو آگ میں جلا دیا جاتا ہے یا پانی میں گلا دیا جاتا ہے۔ یا بجلی سے راکھ کر دیا جاتا ہے تو جن چیزوں سے انسان بنا تھا وہ تو پھر بھی موجود رہتی ہیں۔ مگر آگ یا بجلی یا پانی کے اثرات سے ان کی شکل بدل جاتی ہے اور انسانی جسم کو اس کی موجودہ شکل میں قائم رکھنے کی جو علت تھی اس کے مٹتے ہی انسانی جسم بھی مٹ جاتا ہے۔ مگر خدا کے لئے یہ بات نہیں اسے کوئی خارجی سبب وجود نہیں دے رہا ہے یا اس کے وجود کو قائم نہیں رکھ رہا۔ بلکہ وہ خود کامل ہستی ہونے کی وجہ سے موجود ہے۔ اور وقت کی قید سے آزاد ہے گو انسانی دماغ نہیں سمجھ سکتا کہ وہ کیونکر وقت کی قید سے آزاد ہے جبکہ سب مادہ وقت کی قید میں مبتلا ہے اس کا جواب درحقیقت یہی ہے کہ خدا کا وجود اَور طرح کا ہے اور انسان کا وجود اور طرح کا۔ انسان کے وجود یا مادی وجود پر خدا تعالیٰ کا قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ھُوَ اَحَدٌ وہ ہر چیز میں منفرد ہے۔ اسی مضمون کو قرآن کریم ایک دوسری جگہ ان الفاظ میں بیان فرماتا ہے کہ

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ (شوریٰ ع ۲)

وہ آسمان اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے اس نے ہر چیز کی جنس میں سے بھی اس کا جوڑا بنایا ہے چوپایوں کی جنس میں سے بھی اسکا جوڑا بنایا ہے اور وہ ان جوڑوں کے ذریعہ سے مادی دنیا کو ترقی دیتا چلا جاتا ہے۔ یعنی تمام دنیا میں خواہ وہ حیوان ہوں یا نباتات یا جمادات جوڑوں کا سلسلہ چل رہا ہے۔ خواہ اسے نر و مادہ کہہ لو خواہ اسے مثبت و منفی کہہ لو۔ خواہ اس کا کوئی اور نام رکھ لو بہرحال یہ ساری دنیا جوڑوں کے اصول پر چل رہی ہے۔ ایک اور جگہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ [illegible]

اور ہم نے ہر چیز کو جوڑے جوڑے بنایا ہے۔ تاکہ تم نصیحت حاصل کرو یعنی تا یہ کہ تم سمجھ سکو کہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے سوا خدا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ ایک جوڑے کی محتاج ہے اور اس کا قیام اور اس کی زندگی دوسری چیزوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ غرض قرآن کریم ایک ایسی ہستی کو تمام موجودات کا مرکز قرار دیتا ہے جو اپنی ذات میں منفرد ہے اور جس کے ساتھ کسی اور چیز کو مشابہت نہیں دی جا سکتی۔ اس کے سوا جتنی موجودات ہیں وہ سب اپنی ذات کے قیام کے لئے دوسروں کی محتاج ہیں مگر وہ ہستی جو تمام کائنات کا نقطۂ مرکزی ہے وہ اپنے کاموں کے لئے کسی کی محتاج نہیں پھر فرماتا ہے نہ اس ہستی سے آگے کوئی اولاد پیدا ہوتی ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد میں سے ہے۔ ......

قرآن کریم فرماتا ہے کہ اولاد کی ضرورت ایسی ہستیوں کو ہوتی ہے جو محتاج ہوتی ہیں یا جن پر فنا آنے والی ہوتی ہے۔ مگر خدا میں یہ باتیں نہیں پائی جاتیں۔ پس اس کو کسی اولاد کی ضرورت نہیں اور جس طرح اسے اولاد کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح وہ اس بات کا بھی محتاج نہیں کہ اس کا کوئی اور سبب اور پیدا کرنے والا ہو اور جس طرح وہ باپ اور بیٹے سے آزاد ہے۔ اسی طرح وہ اس بات میں بھی منفرد ہے کہ کوئی اور ہستی اس جیسی طاقتوں والی موجود نہیں یعنی نہ تو خدا تعالیٰ کے پیدا کرنے کا کوئی سبب ہے نہ خدا تعالیٰ اولاد کا محتاج ہے۔ اور نہ خدا تعالیٰ کی قسم کا کوئی اور وجود موجود ہے۔ اس آخری اعلان کے ساتھ قرآن کریم نے ان مذاہب کا رد کیا ہے۔ جو تعددِ الوہیت کے قائل ہیں جیسے زرتشتی مذہب ہے۔ غرض ان مختصر الفاظ میں یہ عقیدہ پیش کیا گیا ہے کہ تمام عالم کا مرکز ایک خدا ہے جو منفرد حیثیت رکھتا ہے تمام دیگر ہستیوں سے اور وہ واحد منبع ہے تمام موجودات کا اور وہ اپنے کاموں کے کرنے میں کسی کی مدد کا محتاج نہیں نہ اسکا کوئی بیٹا ہے نہ اسکا کوئی باپ تھا اور نہ کوئی متوازی طاقت اسکے ساتھ موجود ہے اور نہ اس کے بالمقابل کوئی اور طاقت موجود ہے۔"

(دیباچہ تفسیر القرآن اردو صفحہ ۲۶۴ تا صفحہ ۲۶۸)

مقابلہ مضمون نویسی خدام الاحمدیہ

عنوان — غزوۂ احزاب
حجم — دس ہزار الفاظ
نقد انعام۔ اوّل۔ ۷۰۰ روپے۔ دوم۔ ۵۰۰ روپے۔ سوم ۳۰۰ روپے
آخری تاریخ — ۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء
(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے۔
(مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"تم کو نہ علم ہے نہ حقیقت ہے آشکار"

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم چک ۱۸۴ / ۷-آر ضلع بہاولنگر)

اس وقت یہ عاجز اپنے ربّ کریم رحمان و رحیم کی تائید و نصرت کا طالب ہو کر اور اسی کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے جو کچھ تحریر کرنا چاہتا ہے اس سے پہلے اس حقیقت کو ہمیں اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہئیے کہ حقیقی سمیع و بصیر اللہ تعالیٰ کی ہی ذات ہے۔ وہی زمین و آسمان کے غیب کو جاننے والا اور دلوں کی چھپی ہوئی باتوں کو سمجھنے والا ہے۔ اس کے حضور میں فرشتوں کو بھی ان الفاظ میں اپنی بے بسی و لاعلمی کا اظہار و اقرار کرنا پڑا کہ:-

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ○

(البقرہ ع ۴)

"انہوں نے کہا تو بے عیب ہے جو (کچھ) تو نے ہمیں سکھایا ہے اس کے سوا ہمیں کسی قسم کا علم نہیں ہے۔ یقیناً تو ہی کامل علم والا (اور ہر قول و فعل میں) حکمت کو مدّ نظر رکھنے والا ہے۔"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:-

وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ○

(البقرہ ع ۴)

"میں (اسے بھی) جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور (اسے بھی) جو تم چھپاتے ہو۔"

پس کامل علم رکھنے والی اور ہر چیز کے ظاہر و باطن کو جاننے والی اور انسانوں کے ظاہری و باطنی حالات و خیالات کی اصل حقیقت سے پوری طرح خبر رکھنے والی ہستی ہمارے خدا ہی کی ہستی ہے اس کے برعکس انسان جو ایک کمزور بنیاد رکھنے والی ناقص اور محدود طاقتیں رکھنے والی اور اپنے خالقِ حقیقی کے عطا کردہ علم کی محتاج مخلوق ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اس کے عطا کردہ نورِ بصیرت کے بغیر اپنے گرد و پیش کے حالات کو ہرگز سمجھ نہیں سکتی اور اکثر اس کی محدود اور ناتمام و ناقص عقل اندھیروں میں بھٹکتی پھرتی ہے کیونکہ

"یہ تو خود اندھی ہے گر نیّر الہام نہ ہو"

انسان اپنے ہی جیسے انسان کے بارے میں جب اس کے ظاہری حالات اور خیالات کو اپنے ناقص ذہن اور ناتمام نظر سے دیکھتا اور پرکھتا ہے تو وہ صحیح نتیجہ تک پہنچنے میں اکثر خطا کر جاتا ہے اور ہزار بار اسے شرمندہ ہونا پڑتا اور رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا کی دعا کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اگر بدقسمتی سے عاجز انسان اپنی کم فہمی، کوتاہ نظری اور محدود علم و ادراک کا عاجزانہ اقرار نہ کرے اور اپنے تئیں کامل علیم، کامل بصیر اور کامل سمیع سمجھنے لگ جائے تو اس کے دو نتائج، (بڑے بھیانک) نتائج ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ ایک نتیجہ اس کی اپنی ہلاکت اور دوسرا نتیجہ فساد فی الارض اور دوسروں کی ہلاکت۔

نفسِ انسانی کے ساتھ بہت سی آفتیں لگی ہوئی ہیں۔ ان آفاتِ نفس میں سے ایک تباہ کن آفت بدظنی و بدگمانی ہے جو انسان کو تکبّر میں مبتلا کر دیتی، بہت سی نیکیوں سے محروم اور متعدد بدیوں میں ملوث کر کے روحانی طور پر ہلاکت سے دوچار کر دیتی ہے۔ فتنہ و فساد کی آگ کو بھڑکانے، دوستوں کو دشمن بنانے، ذہنی آوارگی و بے چینی بڑھانے اور معاشرہ کے امن و سکون کو غارت کر دینے کا موجب بنتی ہے۔

ایک اچھے کردار اور صاف دل و دماغ کا انسان ہمیشہ حسنِ خیال، خوش گمانی اور خوش فہمی سے کام لینے کا عادی ہوتا ہے۔ ہر بات کا بُرا پہلو نمایاں کرنا۔ کسی کے بارے میں غلط گمان اور بُرا قیاس کرنا بدظنی و بدگمانی کہلاتی ہے جو روحانی طور پر بیمار ذہن کی پیداوار ہوتی ہے۔

بدظنی کا مرکز انسان کا دل ہے۔ بدظنی دل میں آنکھوں اور کانوں اور دوسروں کے بارے میں تجسّس سے کام لینے کے راستوں سے داخل ہوتی ہے اور دل کی روشنی کو ختم کر کے اسے اندھیروں سے بھر دیتی ہے۔ انسان اپنی آنکھ سے ایک چیز دیکھتا ہے اور ایک رائے قائم کر لیتا ہے حالانکہ جو نظارہ اس کی آنکھ دیکھتی ہے اس کے اندر بے شمار راز پوشیدہ ہو سکتے ہیں جن کی تہ تک پہنچے بغیر ایک غلط خیال وہ اپنے دل میں قائم کر لیتا ہے پھر وہ کسی سے اپنے انسان بھائی کے بارے میں کوئی بات سنتا ہے تو اسے بلاتحقیق سچ مان کر اپنے دل کو بدظنی کے زہر سے آلودہ کر لیتا ہے۔ اسی طرح دوسروں کے نجی معاملات و حالات کے بارے میں انسان بلاوجہ تجسّس کرنے اور ٹوہ لگانے کی عادت میں مبتلا ہو کر معاشرہ میں فساد پھیلانے کے مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ان امور سے متعلق قرآن کریم کی کامل تعلیم میں ہمارے لئے ہدایت کا سامان موجود ہے جس کی تشریح و تبیین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی صورت میں ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ آئیے ان مبارک آیات و ارشادات کو پڑھیں۔ انہیں سمجھیں اور ان پر عمل کرنے کی اپنے ربّ کریم سے نصرت طلب کریں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ

(الحجرات ع ۲)

"اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں اور تجسّس سے کام نہ لیا کرو اور تم میں سے بعض، بعض کی غیبت نہ کیا کرو۔"

اس آیت کریمہ میں بدگمانی اور ظنِ بد سے بچنے کی اللہ تعالیٰ نے تاکید فرمائی ہے اور انسان جو گمان دوسروں کے بارے میں کرتا ہے ان میں سے اکثر کو اللہ تعالیٰ نے گناہ قرار دیا ہے اور پھر فرمایا ہے کہ تجسّس نہ کیا کرو کہ بدگمانی تجسّس کی برائی کو جنم دیتی ہے اور تجسّس بدگمانی کی طرف لے جاتا ہے اور بدگمانی و تجسّس دونوں غیبت کی عادت میں انسان کو مبتلا کر دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔

اسی سورۃ کی ساتویں آیت میں انسان کو بدظنّی اور اس کے بداثرات و نتائج سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:-

"اے مومنو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لائے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو، (فَتَبَيَّنُوْٓا) ایسا نہ ہو کہ تم ناواقفی سے کسی قوم پر حملہ کر دو اور پھر اپنے کئے پر شرمندہ ہو جاؤ۔"

بعض افراد جہالت سے یا شرارت و عداوت سے یا محض بلاسوچے سمجھے آگے بات کرنے کی عادت کے نتیجہ میں کوئی بات کر دیں تو اس پر بغیر تحقیق کے کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہئیے نہ ہی اس بات کو سچ جان کر دل میں جگہ دے لینی چاہئیے تاکہ جلد بازی میں انسان کوئی ایسا کام نہ کر گزرے جو بعد میں نقصان و شرمندگی کا موجب بن جائے۔

قرآن حکیم میں ایک جگہ فرمان باری ہے کہ:-

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۗىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْــُٔـوْلًا ○

(بنی اسرائیل ع ۴)

"جس بات کا تمہیں علم نہ ہو اس کی اتّباع نہ کیا کرو (کیونکہ) کان اور آنکھ اور دل ان سب کے متعلق (تجھ سے) پوچھا جائے گا۔"

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جب تک کسی بات کے متعلق انسان کو صحیح اور مکمل علم حاصل نہ ہو جائے اور حقیقتِ حال ہر لحاظ سے اس پر روشن نہ ہو جائے اس وقت تک اس بات کو نہ تو دل میں سچا یقین کرنا چاہئیے اور نہ ہی اس پر عمل کرنا چاہئیے اور نہ ہی اس کو بنیاد بنا کر آگے کوئی کارروائی کرنی چاہئیے۔ نیز فرمایا کہ اپنے کانوں سے سنی سنائی بات پر بلا تحقیق سچ کا گمان نہ کر لو۔ اپنی آنکھ کو تجسّس میں نہ لگاؤ اور دل میں بُرے خیالوں کو جگہ نہ دو اور کان، آنکھ اور دل کو رضائے الٰہی کے حصول میں لگاؤ کہ ان تینوں کے ذریعہ ظہور پذیر ہونے والے اعمال و افعال کی جواب طلبی اور مؤاخذہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوگا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ. وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا

(مسلم باب تحریم الظن)

"بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے، ایک دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں نہ رہو۔ تجسس نہ کرو۔"

بُرے گمان وخیال اور بدظنی کی بنیاد کوئی نہیں ہوتی محض ایک وہم ہوتا ہے جس کا کوئی ثبوت اور قطعی شہادت اور ٹھوس دلیل اور یقینی معیار انسان کے پاس نہیں ہوتا وہ یا انسان کی فطری کمزوری کا نتیجہ ہوتا ہے یا اس کی آنکھ کا قصور ہوتا ہے یا اس کی عقل کا فتور ہوتا ہے یا پھر کسی سے سنی سنائی بات ہوتی ہے اس لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بدترین جھوٹ قرار دیا ہے جس کی مزید تصدیق وتائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ

"كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ"

(مسلم باب النہی عن الحدیث بکل ما سمع)

"انسان کے جھوٹا ہونے کی یہی علامت کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو (سچ جان کر بلا تحقیق) لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔"

جب انسان بدظنی کرتا ہے اور کسی کے بارہ میں کوئی برا خیال (بغیر تحقیق) دل میں جما لیتا ہے تو اس کے دل میں بغض و کینہ بھی پیدا ہو جاتا ہے بلکہ آگے اپنے بچوں، دوستوں اور دیگر لوگوں میں بھی اپنے بدگمانی والے خیال کو بیان کر کے ان سب کے دلوں میں بھی کینہ وبغض پیدا کرنے کا وہ موجب بن جاتا ہے جس سے قوم اور معاشرہ کا اتحاد کمزور ہو جاتا ہے اور فتنہ وفساد کی آگ خرمنِ امن کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے اپنے مومن بھائیوں کے لئے دل سے بغض وکینہ دور کرنے کی دعا سکھلائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو تاکید فرمائی کہ :

"میرے اصحاب میں سے کوئی شخص کسی کے بارے میں کوئی بات مجھ تک نہ پہنچائے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ جب گھر سے نکل کر تمہارے پاس آؤں تو میرا سینہ صاف ہو"

(ابو داؤد)

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

۱۔ "بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بُری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے تاریک کنویں میں گرا دیتی ہے ... اسی بدظنی کے باعث جہنم کا بہت بڑا حصہ اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا تو مبالغہ نہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۹۵)

۲۔ بدظنی ایک سخت بلا ہے جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے جیسا کہ آتشِ سوزاں خس و خاشاک کو۔"

الوصیت صفحہ ۲۶ حاشیہ)

۳۔ میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور کسی کی نسبت کوئی سوء ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تاکہ اس معصیت اور اس کے بُرے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے۔ اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ غرض بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۵۶)

۴۔ "فساد اس سے شروع ہوتا ہے کہ انسان ظنون فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کرے ... بدظنی بہت بُری چیز ہے انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنی شروع کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰)

حضرت اقدس علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں بدظنی کے خطرناک نتائج سے متعلق فرماتے ہیں کہ :۔

جو لوگ بدگمانی کو شیوہ بناتے ہیں
تقویٰ کی راہ سے وہ بہت دور جاتے ہیں
بے احتیاط ان کی زباں وار کرتی ہے
اک دم میں اس علیم کو بیزار کرتی ہے
اک بات کہہ کے اپنے عمل سارے کھوتے ہیں
پھر شوخیوں کا بیج وہ ہر وقت بوتے ہیں
تم دیکھ کر بھی بد کو بچو بدگمان سے
ڈرتے رہو عقابِ خدائے جہان سے
شاید تمہاری آنکھ ہی کر جائے کچھ غلط
شاید وہ بد نہ ہو جو تمہیں ہے وہ بد نما
شاید تمہارے فہم کا ہی کچھ قصور ہو
شاید وہ آزمائشِ ربِّ غفور ہو
پھر تم تو بدگمانی سے اپنی ہوئے ہلاک
خود سر پہ اپنے لے لیا خشمِ خدائے پاک

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمیشہ عاجزانہ وخادمانہ راہوں پر چلتے ہوئے حسنِ ظن سے لبریز دلوں کے ساتھ اس چند روزہ فانی زندگی کو گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں اپنی انکساری وخاکساری اور اپنے ربّ اکبر کی عظمت وکبریائی، علم وحکمت اور غیب السمٰوات والارض ہونے کا ایسا وجدان وعرفان حاصل ہو جائے اور ہم اپنی کم مائیگی، بے علمی اور کوتاہ بینی کی حقیقت سے اسی حد تک آشنا ہو جائیں کہ خدا کے حضور لرزاں وترساں رہیں۔ دوسروں کے بارہ میں فاسد خیالات، غلط گمان اور سوءِ ظن دل میں لانے سے پہلے اپنی کوتاہیوں کو پیشِ نظر رکھ کر اُن سے اپنے ربّ کی مغفرت طلب کریں کہ ہر انسان کے اصل حال اور صحیح حالات کو وہ ذات ہی بہتر جانتی ہے۔ ہم جس طرح خود ناقص وفانی ہیں ہمارے اندازے اور خیالات بھی ناقص و ناتمام اور غلطیوں سے پُر ہیں۔ ہماری زبانوں پر تو رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا کا عاجزانہ نعرہ ہونا چاہیئے اور ہمیں هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ کی ابدی صداقت کا اقرار کرنا ہی زیب دیتا ہے کیونکہ ؎

"بندوں میں اپنے بھید خدا کے ہیں صد ہزار
تم کو نہ علم ہے نہ حقیقت ہے آشکار"

(مسیح موعودؑ)

اخبار الفضل خود خرید کر پڑھیئے۔

وقف جدید اور انصار اللہ

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں کہ :۔

"میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد اس وقف کی طرف توجہ کریں اور اپنے آپ کو ثواب کا مستحق بنائیں۔ یہ مفت کا ثواب ہے جو تمہیں مل رہا ہے۔ اگر تم اسے نہیں لو گے تو یہ تمہاری بجائے دوسروں کو دے دیا جائے گا۔" (الفضل ۱۱ر فروری ۱۹۵۸ء)

کیا زعماء انصار اللہ اور منتظمینِ وقفِ جدید حضرت مصلح موعودؓ کے اس ارشاد کی روح کو سمجھ کر کماحقہ، اس طرف توجہ دے رہے ہیں؟

جواب ٹھوس، خوش کن کام کی صورت میں ملنا چاہیئے۔

(قائد وقفِ جدید۔ انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

میرے والد محترمی ملک عبد الحمید صاحب ریٹائرڈ سکول ٹیچر آج کل ربوہ میں بعارضہ فالج سخت بیمار ہیں۔ دوائیں وغیرہ کام نہیں کر رہیں۔ تمام احباب جماعت، خصوصاً اصحاب حضرت مسیح موعودؑ سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں جلد صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے۔

ملک اعجاز احمد
اسسٹنٹ ڈائریکٹر اینیمل ہسبنڈری — پشاور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہدیداران انصاراللہ کے سہ سالہ انتخابات

انصاراللہ کے زعماء/زعماء اعلیٰ کی سابقہ میعاد ۳۱ دسمبر/فتح ۱۳۵۸ ہش ۱۹۷۹ء کو ختم ہو چکی ہے۔ تمام امراء/صدر صاحبان جماعت ہائے کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی کہ جلد نیا انتخاب کروا کر بغرض منظوری مرکز میں بھجوا دیا جائے۔ لیکن ابھی تک اکثر مجالس کے انتخابات کی رپورٹ نہیں ملی۔

لہٰذا تمام امراء/صدر صاحبان مقامی کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ آئندہ تین سال کے لئے زعیم/زعیم اعلیٰ کا انتخاب کروا کر اس کی رپورٹ اپنی سفارش کے ساتھ مرکز میں جلد بھجوا دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

کھیلوں کے میدان میں شاندار کامیابی

مکرم و محترم بشیر احمد صاحب اختر پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول بو (سیرالیون) نے یہ خوشکن خبر ارسال کی ہے کہ ان کے سکول کی ٹیم نے امسال بھی گذشتہ دو سالوں کی طرح صوبائی فٹ بال چیمپین شپ جیت لی ہے الحمد للہ۔

تعلیمی امتحانات میں نتائج کے لحاظ سے تو ہمارے سکول پہلے ہی اوّل نمبر پر ہیں۔ اللّٰھم زد فزد۔

احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز جماعت احمدیہ اور سکول کے لئے بابرکت کرے اور آئندہ بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ اعزاز برقرار رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم محمد ایوب صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا نکاح عزیزی شہناز بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بنت مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب چک ۴۶ چٹھہ کے ساتھ بعوض مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم محترم چوہدری نصر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل نے مورخہ ۴ جنوری ۱۹۸۰ء بروز جمعۃ المبارک مسجد احمدیہ سانگلہ ہل میں پڑھا۔

احباب جماعت اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا فرما کر ممنون فرمادیں۔

محمد یعقوب چٹھہ

(چک ۴۶ ڈاکخانہ خاص براستہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ)

ضرورت نقیب مسجد

مسجد محمود واہ کینٹ کے لئے ایک نقیب کی فوری ضرورت ہے۔ عمر پچاس اور ساٹھ سال کے درمیان ہو۔ پُرفضا اور پُرسکون ماحول میں اچھی رہائش کی سہولت کے علاوہ معقول مشاہرہ جو بات چیت یا بذریعہ خط و کتابت طے کیا جا سکتا ہے۔ درخواستیں امیر یا صدر مقامی کی وساطت سے مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کی جائیں۔

سعید احمد خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ واہ کینٹ

(بنگلہ نمبر ۱۶ چناب روڈ واہ کینٹ)

☜ بیگم صاحبہ خان میر صاحب افغان بہت بیمار ہیں اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دردمندانہ دُعا کی درخواست ہے۔

(سید شاہ میر احمد اشرف۔ ربوہ)

☜ چند روز ہوئے مکرم بابو محمد امین صاحب سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی اوکاڑہ لاہور سے بذریعہ کار اوکاڑہ آتے ہوئے کار اور ٹرک کے درمیان حادثہ پیش آجانے سے شدید زخمی ہو گئے ہیں آپ کے ہمراہ دو اور دوست بھی تھے وہ بھی شدید زخمی ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب جماعت دُعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ بابو محمد امین صاحب اور اُن کے دوسرے دو رفقاء کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(حافظ قاری محمد صدیق مربی سلسلہ مقیم اوکاڑہ)

اداریہ (بقیہ ص ۲)

پیدا نہیں ہوتا۔ ان کی اس حالت کا سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شعر میں کیا خوب نقشہ کھینچا ہے ؎

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

رضا بالقضاء کا نمونہ دکھانے سے ہی ایمان مسلسل ترقی کرتا چلا جاتا ہے اور آگے کی طرف اس کی حرکت میں فرق پڑنے نہیں پاتا۔ ایسا ایمان ضائع ہونے سے بکلّی محفوظ ہوتا ہے۔ سو بقائے ذات اور ارتقاءِ حیات کے بنیادی اصول کے عین مطابق اپنے اپنے دائرہ استعداد میں مسلسل حرکت اور گردش ہی حفاظت و زیادتِ ایمان کی ضامن ہوتی ہے۔

دُعائے مغفرت

(۱) میری والدہ محترمہ رشیدہ بیگم زوجہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم ۲۸ دسمبر ۱۹۷۹ء کو قریباً ۱۰ بجے رات کو بوجہ حرکت قلب بند ہونے کے بقضائے الٰہی بعمر ۷۱ سال ربوہ میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ حد درجہ ملنسار، مہمان نواز اور احمدیت کی شیدائی تھیں اور صوم و صلوٰۃ کی ادائیگی بڑی باقاعدگی سے کرتی تھیں۔

احباب کرام دُعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین

مرحومہ نے اپنے پیچھے ۴ بیٹے اور ۴ بیٹیاں ان کے علاوہ ۱۲ نواسیاں ۷ پوتیاں، ۸ نواسے اور ۲ پوتے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت عطا کرے اور اُن کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

(شیخ امین الرحمٰن حال ہل انگلستان)

(۲) میرے والد محترم جناب امانت خاں مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۸۰ء کو بس کے حادثہ میں انتقال فرما گئے۔ مرحوم جماعت کے سرگرم رکن تھے اور انہوں نے اپنی زندگی میں جماعت کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کیا۔

تمام احباب جماعت سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت اور درجات بلند کرے۔ اور یہ بھی دُعا کریں کہ مرحوم کے کنبے کو خدا تعالیٰ صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(عرفان اللہ خان محلہ کشمیریاں نارووال)

درخواستہائے دُعا

☜ میرا اکلوتا بھائی عزیزم رفیع احمد سلمہ تین چار روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ نیز عزیزم کا مڈل کا امتحان عنقریب ہو رہا ہے۔

بزرگان سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں دردمندانہ دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شافی مطلق اُسے جلد از جلد صحتیاب کرے اور امتحان میں نمایاں کامیابی عطاء فرمائے۔ آمین

☜ میری دو بہنیں عزیزہ شگفتہ نواز سلمہا۔ عزیزہ شکیلہ تبسم سلمہا بالترتیب گنگاپور سینٹر اور گورنمنٹ مڈل سکول چک نمبر ۵۶۳ سے امتحان دے رہی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(کوثر ناہید چوہدری بنت ڈاکٹر محمد نواز نمبردار چک نمبر ۵۶۳ فیصل آباد)

☜ خاکسار کی ہمشیرہ بشریٰ بیگم کی آنکھوں کا آپریشن ۲۴/۱/۸۰ کو سول ہسپتال فیصل آباد میں ہوا ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کامیاب کرے جس سے بینائی بحال ہو جائے اور ہر پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

(ماسٹر بشارت احمد۔ دارالعلوم شرقی ربوہ)

☜ میں تقریباً چودہ سال سے مرض ذیابیطس میں مبتلا ہوں۔ قارئین میری صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔ (جاوید اقبال مندرہ تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی)

☜ عزیزم توقیر احمد صاحب ابن مکرم شیخ بشیر احمد صاحب راولپنڈی ایم ایل بی ایس فائنل ایئر کا امتحان دے رہے ہیں۔ اسی طرح اور بہت سے طلبہ بھی امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ سب کی اعلیٰ کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی۔ ڈپٹی اسسٹنٹ سی ایم اے راولپنڈی)

۴۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ اپنے انداز کا سب سے بڑا ٹورنامنٹ ہے

تیرھویں ٹورنامنٹ کے افتتاح کے موقع پر آرگنائزنگ کمیٹی کے صدر محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب کی رپورٹ

ربوہ ۲۵ صلح (جنوری) - تیرھویں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کی آرگنائزنگ کمیٹی کے چیئرمین محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نے کہا ہے کہ یہ ٹورنامنٹ "تاریخی حیثیت کے اعتبار سے اپنے انداز کا ملک کا سب سے بڑا ٹورنامنٹ ہے۔ وہ آج یہاں ٹورنامنٹ کی افتتاحی تقریب میں مہمانِ خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے خطاب سے قبل رپورٹ پیش کر رہے تھے۔

محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات کا نتیجہ ہے کہ آج آٹھ سال کے تعطّل کے بعد یہ ٹورنامنٹ دوبارہ شروع ہو رہا ہے صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ اس کے لئے ہم امام جماعتِ احمدیہ حضرت حافظ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ممنون اور شکر گزار ہیں جن کی خاص توجہ اور سرپرستی کی وجہ سے یہ ٹورنامنٹ منعقد ہو سکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتنے بڑے اجتماع کی کامیابی ہم اور آپ سب کی کامیابی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ٹیمیں منتظمین اور شائقین احباب خلوص و محبّت سے کام لیتے ہوئے اس ٹورنامنٹ کو ہر طرح سے کامیاب کریں گے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ جہاں اِس ٹورنامنٹ میں ملک بھر کی چوٹی کی ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں وہاں باسکٹ بال گیم کے اعتبار سے بعض نسبتاً غیر معروف علاقوں یعنی میاں چنوں، بنوں اور فیصل آباد سے بھی بعض ٹیمیں ٹورنامنٹ میں شمولیت کے لئے پہنچی ہیں جو کہ ملک میں باسکٹ بال کی ترقی کے لئے نیک فال ہے انہوں نے کہا کہ ربوہ شہر نے باسکٹ بال کی ترقی میں جو کردار ادا کیا ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے اور اِس ٹورنامنٹ کا انعقاد اور اِس کی کامیابی دراصل باسکٹ بال کے تمام شائقین کی فتح ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اِس ٹورنامنٹ میں بیس ٹیمیں شریک ہو رہی ہیں جن میں پاکستان آرمی، نیشنل بنک، حبیب بنک کراچی، پاکستان ریلوے، پاکستان پولیس، برادرز کلب لاہور، وائی ایم سی اے لاہور، وائی ایم سی اے کراچی، سی ٹی آئی سیالکوٹ، وائی ایم آر سی فیصل آباد، بنوں کلب، میاں چنوں کلب، الائیڈ کلب، رائل کلب ربوہ، فضلِ عمر کلب ربوہ، راولپنڈی ڈویژن، فرینک فائیو کلب لاہور، نیو ایج کلب لاہور، جھنگ کلب اور پی آر کراچی شامل ہیں۔

اِس ٹورنامنٹ میں کوارٹر فائنل تک کے مقابلے لیگ سسٹم پر ہوں گے جس کیلئے ٹیموں کو اے، بی، سی، ڈی نامی چار پولوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اِن لیگ میچز کے بعد ہر پول میں سے نمبر ایک اور نمبر دو ٹیمیں آپس میں مقابلہ کریں گی۔ اِس مرحلے پر یہ مقابلہ ناک آؤٹ سسٹم پر ہوگا اور سیمی فائنل میں چار ٹیمیں پہنچیں گی جس کے بعد آخر میں فائنل مقابلہ دو ٹیموں کے درمیان ہو گا۔ آج جو ٹورنامنٹ کا پہلا روز تھا مختلف اوقات میں مجموعی طور پر چودہ میچ کھیلے گئے۔

صاحبزادہ صاحب کے خطاب کے بعد ٹورنامنٹ کا باقاعدہ آغاز ہوا اور پہلا میچ فضلِ عمر کلب ربوہ اور پاکستان پولیس کے درمیان ہوا۔ یہ میچ فضلِ عمر کلب نے ۳۲ کے مقابلے میں ۶۷ پوائنٹس سے جیت لیا۔

افتتاح

(بقیہ صفحہ اوّل)

مل جُل کر بیٹھنا اور تبادلہ خیالات کے ذریعہ سے محبّت کے جذبات میں غیر معمولی اضافہ کرنا اِس ٹورنامنٹ کی خاص خصوصیات ہوا کرتی تھیں۔

صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے بتایا کہ جماعتِ احمدیہ کے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دراصل اِس ٹورنامنٹ کے بانی مبانی اور رُوحِ رواں تھے اور پاکستان بھر میں باسکٹ بال کے کھیل کے جاننے والوں سے ان کے گہرے ذاتی مراسم قائم تھے مگر خلافت کی ذمہ داریوں کی وجہ سے وہ اس کی طرف خاطر خواہ توجہ اب نہیں دے سکتے اِس لئے ایک لمبے عرصہ تک یہ ٹورنامنٹ نہ ہو سکا۔ صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ آج یہ ٹورنامنٹ دوبارہ منعقد کرنے کا سہرا حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ کے صاحبزادے مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب کے سر ہے جن کو دو تین ماہ قبل فضلِ عمر کلب ربوہ کا پریذیڈنٹ بنایا گیا تھا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اب یہ ٹورنامنٹ ہر سال ہوا کرے گا۔

جھلکیاں

(بقیہ صفحہ اوّل)

جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ٹورنامنٹ ہو رہا ہے۔

- میاں طاہر احمد صاحب نے مختصر سی تقریر کی اور کہا کہ میں لمبی بات اِسلئے نہیں کروں گا کہ آپ کہیں گے کہ بلایا تو میچ دکھانے تھا اور تقریر سنانی شروع کر دی ہے۔
- مہمانِ خصوصی صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کہا کہ اِس ٹورنامنٹ میں اگر کسی مہمان کے ساتھ معمولی سی بھی بدمزگی ہو تو اس کے لئے میں پیشگی معذرت کرتا ہوں۔
- افتتاحی تقریب کا آغاز ہونے سے قبل تمام ٹیمیں جن کی تعداد بیس ہے اپنے رنگا رنگ یونیفارموں میں ملبوس گراؤنڈ میں آکر قطاروں میں کھڑی ہو گئیں۔ کھلاڑیوں کے لباسوں کے رنگ سُرخ، سبز، نیلے اور دیگر رنگوں کے تھے۔ ان میں سے باسکٹ بال کی قومی چیمپئین پاکستان آرمی کی ٹیم کے جوانوں کی سُرخ یونیفارم اور کھلاڑیوں کی وجاہت اور سج دھج سب سے نمایاں تھی۔ قومی رنر اَپ نیشنل بنک کی ٹیم بھی ٹورنامنٹ میں شامل ہے۔
- یہ ٹورنامنٹ چار دن جاری رہیگا جس میں تین گراؤنڈز میں مختلف میچز ہوں گے جس میں سے بہت سے میچ رات کی تاریکی چھا جانے کے بعد بجلی کی تیز روشنی میں کھیلے جائیں گے۔
- افتتاحی تقریب میں شامل ہونے کے لئے عارضی طور پر بنائے گئے سٹیڈیم میں بوڑھے، بچے اور جوان سبھی موجود تھے جن کی تعداد دو ہزار کے قریب تھی۔

جائیداد

کی

خرید و فروخت

کیلئے

بااعتماد ادارہ

ندیم کنسٹرکٹرز

اینڈ

پراپرٹی ڈیلرز

فون ۵۲۱

فون گھر ۴۳۱

ریلوے روڈ

بالمقابل

ریلوے اسٹیشن

رحمت بازار ربوہ

کو

یاد رکھیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴